آپ کو بنو امیّہ سے کیا ملے گا؟

پروفیسر حمزہ نعیم

نبی کے فلک کے ہیں یہ چاند تارے
یہ باغِ رسالت کی خوشبو ہیں سارے

''حمزہ صاحب آپ کو بنی امیّہ سے کیا ملے گا؟'' کئی سالوں کے بعد ملاقات کا شوق لیے اپنے ایک موجودہ رفیق کار پروفیسر ظفر اقبال حسین کے ہمراہ اپنے یونیورسٹی کے ایک ہم جماعت سے ملنے گورنمنٹ کالج لاہور حاضر ہوا تھا۔ وہ یہاں شعبہ عربی اور شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین تھے۔ ایک مسلمان بھائی سے خصوصاً علوم عربیہ واسلامیہ کے ماہر سے ملنے میں باہمی تعلّقات توحُبِ رسول اور حُبِ اصحابِ رسول ہی ہوسکتی ہے۔ اِسی عنوان پر میں نے کسی صحابی رسول کا محبت بھرا ذکر کیا تھا۔ مجھے نہیں یاد وہ محبوب صحابی کون سے تھے لیکن شاید اُن کا تعلق آج کی بولی میں بنی اُمیّہ سے تھا۔ مبارک و مسعود ذکر کانوں میں پڑتے ہی اُن صاحب کا رنگ لال پیلا ہوگیا تھا، غصّہ اُن سے برداشت نہیں ہورہا تھا۔ انھوں نے مجھے ڈانٹ کر وہ کہا جو میں نے شروع میں لکھ دیا ہے۔

میں نے عرض کیا، جنابِ من! بنی اُمیّہ سے تو کچھ نہیں ملے گا، آپ سچ کہہ رہے ہیں مگر ٹھنڈے دل سے سوچ لیں، ہاشمی سردار ابولہب سے کچھ مل جائے گا؟ قریش کے دیگر سردار ابوجہل، اخنس بن شریق، امیہ بن خلف اور حضرت ہاشم کے بھائی نوفل کے قبیلے کے سردار مطعم بن عدی کام آجائیں گے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں: ''مَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ'' جس کا کردار وعمل اور عقیدہ اُسے سست کردے اُس کی خاندانی بڑائی شرافت ونجابت رفتار میں اضافہ نہیں کرے گی۔ تو کیا ہمیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ایمان اور تقویٰ ہی معیار بزرگی ہے اور صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بلال رضی اللہ عنہ کو بھی وہاں پہنچا دیا کہ ثانی رسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سب صحابہ میں افضل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اُن کو ''سیدنا بلال'' بلال ہمارے سردار ہیں، کہنے پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ محترم دوست سننے پر آمادہ نہیں تھے اور ضد اور تعصب ایسی لاعلاج بیماریاں ہیں کہ خود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان بیماریوں کے مریض لاعلاج رہے، داخل سقر و ہمکنارِ نار ہوئے۔ میرے

ہمراہی نے خیرخواہی کرتے ہوئے بات کا رخ موڑا اور ہم رخصت ہوئے۔ اُس دن مجھے شدید صدمہ ہوا کہ تاریخ کا رطب ویابس ایک خاصے تعلیم یافتہ شخص پر بھی کتنی سختی سے اثر انداز ہوتا ہے...... قرآن پاک میں کہیں بنی اُمیّہ اور بنی ہاشم کو بُرا یا اچھا نہیں کہا گیا، صرف ''قریش'' پر احسانات جتا کر رب کعبہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

حدیث پاک میں یہ تو ہے کہ اللہ پاک نے مجھے پاک اَصلاب اور پاک اَرحام میں رکھا۔ یہ بھی ہے کہ ''اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ کو چن لیا۔'' بعض کو میرے اصہار اور بعض کو انصار بنایا۔ مگر یہ کہیں نہیں آیا کہ بنی اُمیّہ یا بنی عبدشمس برے تھے اور یہ بھی نہیں آیا کہ سارے بنی ہاشم اچھے تھے۔ ''سین کو سلام'' تو جہالت کی بولی ہے۔ یہاں تو ''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ'' اور ''لَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی''...... ''بے شک اللہ کے ہاں بزرگ تم میں سے وہی ہے جو زیادہ تقوی والا ہے۔'' اور ''کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ ہو تو ہے'' کا غلغلہ ہے۔

نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے خاندان کی نجابت اور شرافت کا ذکر کیا ہے وہاں بھی بنی کنانہ کا ذکر فرمایا ہے اور جب دعوت ذی العشیرہ میں اہل خاندان کو بلایا تھا، اس میں بنی عبدمناف کو بھی مدعو فرمایا (حیاۃ الصحابہ)۔ ابوجہل نے جب اپنے جیسے ایک دوسرے مشرک کے سامنے نبوت کا انکار کیا تھا تب اس نے بھی بنی عبدمناف کا ذکر کیا تھا۔ (تاریخ مسلمانان عالم) بنی عبدمناف کو نشانہ بنانے پر دفاع کرنے والا عبدمناف ہی کا ایک پوتا بنی عبدشمس میں سے تھا۔ ہمیں جملہ مسلمانوں کو جو سکھایا جاتا تھا کہ نبی کی چار پشتیں یاد کرنا ضروری ہیں وہ بھی نبی مکرّم کی چوتھی پشت جناب بنی عبدمناف تک ہیں۔ پھر عبدمناف اگر ایک بڑا خاندان ہے تو عبدشمس، نوفل، مُطلّب اور ہاشم چاروں بیٹوں کی اولاد اس شجرۂ طیّبہ کی بڑی شاخیں ہیں۔ ان چاروں بیٹوں کی اولاد کے آپس میں رشتے ناطے، محبت مودت دوپہر کے سورج سے زیادہ واضح ہیں۔ مگر مجوسی مؤرخین اور آل سبا کے معاندینِ اسلام نے دیکھا کہ اصحابِ رسول کو سبّ وشتم کرنا بے حد دشوار اور ٹیڑھی کھیر ہے تو اُن کے سازشی ذہن نے ایک خطرناک چال چلی۔ وہ یہ کہ روایت بنائی کہ عبدمناف کے دو بیٹے ہاشم اور اُمیّہ اکٹھے پیدا ہوئے۔ اُن کے جسم جڑے ہوئے تھے تلوار سے جُدا کیے گئے، پھر دونوں کی اولادوں میں ہمیشہ تلوار چلتی رہی۔ پراپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا کہ کسی نے یہ بھی نہ سوچا کہ عبدمناف کے چاروں بیٹوں میں اُمیّہ کسی کا نام نہیں۔ ہاں اُمیّہ عبدشمس کا بیٹا اور عبدمناف کا پوتا ہے۔ اس طرح ہاشم چچا اور اُمیّہ بھتیجا ہوئے۔ کبھی چچا اور بھتیجا بھی ایک ماں کے پیٹ سے (توأم) پیدا ہوتے ہیں؟ عبدالمُطلّب کی دو بیٹیوں کی شادیاں بنی عبدشمس میں، بنی عبدشمس کی دو بیٹیوں کی شادیاں بنی ہاشم میں...... نبی پاک کی تین بیٹیاں بنی عبدشمس (بنی اُمیّہ) میں۔ حضرت علی کی تین بیٹیاں بنی مروان (بنی اُمیّہ) میں اور اسی طرح بیسیوں رشتے واقعہ کربلا سے پہلے بھی اور واقعہ کربلا کے بعد بھی ہوتے رہے ہیں۔ آج بس اتنی بات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمالیں۔